قیامت کی علامات

17-October-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰)

کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود   طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا بظاہر بڑا پُر رونق مقام ہے، لیکن اس کا عیب یہ ہے کہ یہاں کی ہر چیز کی کوئی نہ کوئی انتہا ہے، عنقریب ایک دن ایسا آئے گا کہ جب دنیا کی تمام رنگینیاں ختم ہو جائیں گی، دنیا کی خوبصورتی پر زوال آجائے گا، دنیا اُجڑے ہوئے چمن کی طرح ویران ہو جائے گی، بڑے بڑے پہاڑ بکھر جائیں گے اور دُھنی ہوئی رُوئی کی طرح پرواز کرتے ہوں گے، عالیشان محلات ٹُوٹ

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پھُوٹ جائیں گے، چمکتے ہوئے ستارے اپنی جگہ چھوڑ دیں گے، سورج اور چاند کی روشنی مدھم پڑ جائے گی، زمین، چاند اور سورج کے گُل ہونے کی وجہ سے تاریک ہو چکی ہو گی، سمندر سُلگائے جائیں گے، زمین ایسے تھر تھرائے گی کہ کبھی نہ تھر تھرائی ہو گی، زمین اپنا بوجھ باہر پھینک دے گی، آسمان پھٹ کر بہہ جائے گا، ایک عجیب سماں ہو گا، حال یہ ہو گا کہ دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، ایسی تباہی مچے گی کہ اَلْاَمان وَالحفیظ۔ اسی کو قیامت کا دن کہتے ہیں۔ اسی کو حسرت اور پشیمانی کا دن کہتے ہیں، اسی کو حساب کتاب اور سوال جواب کا دن کہتے ہیں، اسی کو زلزلے اور تباہی کا دن کہتے ہیں، اسی کو واقع ہونے اور دل دہلا دینے کا دن کہتے ہیں، اسی کو تھر تھرا دیئے جانے اور اُلٹ دیئے جانے کا دن کہتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اُس دن کی تیاری کرنے اور خوب خوب نیک اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآنِ کریم میں قِیامت کو مختلف ناموں سے بیان کیا گیا ہے، قیامت کے تقریباً 100 سے زائد نام ہیں، آیئے! ان میں سے چند ایک نام سُنتے ہیں:

❁......یَوۡمِ قَضَاء فیصلے کا دن۔ ❁......یَوۡمِ وَزۡن نامۂ اعمال تولنے کا دن، ❁......یَوۡمِ مَشۡھُوۡد حاضری کا دن ❁......یَوۡمِ خِزۡی بعض لوگوں کے لئے ذِلّت کا دن۔ ❁......یَوۡمِ مُحَاسَبَۃ حساب کا دن ❁......یَوۡمِ حَسۡرَت پچھتاوے کا دن ❁......یَوۡمِ عَقِیۡم سخت دن ❁......یَوۡمِ حَشۡر جمع ہونے کا دن ❁......یَوۡمِ فَزَع گھبراہٹ کا دن ❁......یَوۡمِ بَعۡث قبروں سے دوبارہ اُٹھنے کا دن ❁......یَوۡمِ فَتۡح نامۂ اعمال کھلنے کا دن۔ ❁......یَوۡمِ مِیۡعَاد وعدے کا دن ❁......یَوۡمِ صَیۡحَۃ زلزلے کا دن (چنگھاڑ کا دن) ❁......یَوۡمِ زَجۡر جھڑک کا دن ❁......یَوۡمِ حِسَاب حساب کا دن ❁......یَوۡمِ تَلَاق ملاقات کا دن ❁......یَوۡمِ تَنَاد پکار کا دن۔ ❁......یَوۡم جَمۡع جمع ہونے کا دن ❁......یَوۡمِ تَغَابُن ہار کا دن

❁......**یَوْمِ فَصْل** فیصلے یا جدائی و امتیاز کا دن۔ وغیرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قیامت پر ایمان رکھنا بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ عقیدہ مسلمان کے **بُنیادی عقائد** اور **ضروریاتِ دِین** سے ہے۔ ضروریاتِ دِین اسلام کے وہ اَحکام ہیں ، جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں ، جیسے **اللہ** پاک کی وَحدانیّت (یعنی اس کا ایک ہونا)، **انبیائے کرام** عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نُبُوَّت، نماز، روزے، حج، جنَّت، دوزخ، قِیامت میں اُٹھایا جانا، حساب و کتاب لینا وغیرہ ان پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ قیامت کب آئے گی؟ اس کا حقیقی علم تو اللہ پاک اور اللہ پاک کی عطا سے اس کے حبیب، طبیبوں کے طبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہے، لیکن قُرآنِ کریم اور اَحادیثِ مُبارکہ میں قِیامت قائم ہونے کی کئی علامات بیان فرمائی گئی ہیں، ان علامات کا ظاہر ہونا قیامت کے جلد آنے کی نشاندہی کرتا ہے، آج کے بیان میں ہم **قِیامت کی علامات** کے بارے میں سُنیں گے۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں:

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ مصطفےٰ میں

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبیٔ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک بالکل سفید لباس اور نہایت سیاہ بالوں والا ایک شخص آیا، اس پر نہ کوئی سفر کا اثر تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنے رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مِلا دیئے اور اپنے ہاتھ زانو پر رکھ دیئے اور کہنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے؟ پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسلام یہ ہے کہ تُو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں، اور تُو نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اور طاقت ہو تو کعبۃُ اللہ کا حج کرے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور پھر خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اُس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ پاک، اُس کے فرشتوں، اُسکی کتابوں، اُسکے رسولوں، آخرت اور تقدیر کے اچھے اور بُرے ہونے پر ایمان لائے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟ اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تُو اللہ پاک کی عبادت اس طرح کرے گویا تُو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تُو اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے؟ فرمایا: جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض کی: قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم، مفلس اور بکریاں چَرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا، (حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں) میں کچھ دیر رُکا رہا، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ پاک اور اُس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ حضرت جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دِین سکھانے آئے تھے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان۔۔۔ الخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ حدیث

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ آیئے! اس حدیثِ پاک سے حاصل ہونے والے چند نکات سنتے ہیں:

پہلی بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق یعنی فرشتہ ہیں، بلکہ تمام نوری فرشتوں کے سردار ہیں، سَیِّدُ الْمَلَائِکہ ہیں اور مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے کہ رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک نے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا ہے۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقۃ، ص ۱۲۲۱، حدیث: ۷۴۹۵)

معلوم ہوا حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی نور سے پیدا کئے گئے ہیں، نور ہونے کے باوجود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بشر (آدمی) بن کر ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس طرح کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی انہیں نہ پہچان سکے، اس سے معلوم ہوا کہ جب حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق ہونے کے باوجود بشر بن کر اس دنیا میں آئے ہیں تو ہمارے پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی نور ہونے کے باوجود بشر بن کر اس دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

حضرتِ جابِر بن عبد اللہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں، میں نے عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر قربان! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟" فرمایا: "اے جابِر! بے شک بِالیقین، اللہ پاک نے **تمام مخلوقات سے پہلے تیرے**

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔**" (فتاوی رضویہ، ۳۰/۶۵۸، الجزءُ المفقود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصَنَّف لِعبدالرّزّاق، ص ۶۳، حدیث:۱۸)

عقیدہ: بے شک سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات نورٌ علیٰ نور ہے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بَشری صورت بھی عنایت ہوئی۔ جیسا کہ پارہ 16 سورۂ کہف کی آیت نمبر 110 میں ارشادِ پاک ہے:

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ۱۶، الکھف: ۱۱۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ ظاہر صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

یاد رہے! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بشریتِ مبارکہ کا انکار کفر ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۱۴/۳۵۸ ملخصاً)

وضاحت: نبیٔ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری اور آپ کی طرح کے بشر نہیں بلکہ **اَفْضَلُ الْبَشَر** ہیں۔ بَشریت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَشریت کو نوازا، خود ارشاد فرماتے ہیں: **اَیُّکُمْ مِثْلِی** تم میں سے کون میری مثل ہے؟ (بخاری، کتاب الصوم، باب التنکیل لمن اکثر الوصال، ۱/۶۴۶، حدیث:۱۹۶۵)

نورِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی شان: حدیثِ نور** کے تحت شرح زُرقانی عَلَی الْمَوَاھِب میں ہے کہ یہ جو ارشاد فرمایا کہ **تیرے نبی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔** یہ نورِ نبی کی عظمت اور اس کے انوکھا ہونے کا اظہار ہے۔ (شرح زرقانی علی المواھب، المقصد الاول، ۱/۹۰)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا　　　تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶،۲۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

باادب بانصیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دوسری بات جو اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام جب بار گاہِ مصطفےٰ میں حاضر ہوئے تو دوزانو ہو کر ہاتھ ران پر رکھ کر ادب کے ساتھ بیٹھ گئے، اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ جب کسی بڑے کی بار گاہ میں جائیں، چاہے وہ استاذ (Teachers) ہوں، چاہے وہ کوئی عالمِ دین ہوں، چاہے وہ کوئی مفتی صاحب ہوں، پیر و مرشد ہوں یا والد صاحب ہوں تو ہمیں بھی ادب و تعظیم کے ساتھ بیٹھنا چاہیے، افسوس! کہ آج کی نئی نسل اس طرح کے آداب سے بہت دُور ہوتی جارہی ہے، بڑوں سے کیسے بات کی جاتی ہے، بڑوں کے سامنے اُٹھنے بیٹھنے میں کن آداب کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے، کون سی بات بڑوں کے سامنے خلافِ ادب ہے، وغیرہ وغیرہ ان باتوں سے آج کی نئی نسل ہی کیا بڑے بھی دُور دکھائی دیتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اولاد کو بچپن ہی سے **بڑوں کا ادب واحترام** کرنا سکھائیں۔

یادرہے کہ! والدین پر **اولاد کے جو حقوق** ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت کریں، انہیں اسلامی اخلاق و آداب سکھائیں۔ اس کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "**اولاد کے حقوق**" کا مطالعہ کیجیے۔ تربیتِ اولاد کا فریضہ بَحُسن وخوبی انجام دینے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی 188 صفحات پر مشتمل کتاب "**تربیتِ اولاد**" کا اوّل تا آخر مطالعہ کرنا بھی بہت مفید

رہے گا۔ اللہ کریم ہمیں اور ہماری اولادوں کو باادب و بانصیب بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قیامت کب آئے گی؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور اہم بات جو اس حدیثِ پاک سے ہمیں معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو معلوم تھا کہ رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی عطا سے غیب جانتے ہیں اور یہ بات بھی جانتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے سوال کیا کہ مجھے بتائیے کہ قیامت کب آئے گی۔ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں حضرت جبرائیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) حضور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے امتحان یا اظہارِ عجز کے لیے تو سوال کر نہیں رہے ہیں، بلکہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کا علم تو ہے مگر اس کا اظہار نہ فرمایا۔ خیال رہے کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے دوسرے موقعوں پر قیامت کا دن بھی بتادیا مہینا بھی تاریخ بھی کہ فرمایا جمعہ کو ہوگی، دسویں تاریخ محرم کے مہینے میں ہوگی۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/۲۶) جیسا کہ حدیث میں ہے کہ قیامت یومِ عاشوراء یعنی محرم کے مہینے کی دس (10) تاریخ کو ہوگی۔ (فضائل الاوقات للبیھقی، باب تخصیص یوم عاشوراء بالذکر، ص ۱۱۹، الحدیث: ۲۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی نشانیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پانچویں بات جو اس حدیث سے معلوم ہو رہی ہے وہ

یہ ہے کہ قیامت تو آئے گی ہی، مگر اس کے آنے سے پہلے کچھ نشانیاں اور علامتیں بھی ہیں جو اس بات کی نشاندہی کریں گی کہ قیامت آنے والی ہے۔اس حدیثِ پاک میں غیب جاننے والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کی دو نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ایک یہ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، دوسری یہ کہ ننگے پاؤں، بَرَہْنَہ(ننگے) جسم والے، مفلس اور بکریاں چرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ قِیامت کی ان 2 نشانیوں کے بارے میں مزید وضاحت بھی بتائی جائے گی۔ان علامات کے علاوہ بھی احادیثِ طیبہ میں قیامت کی کئی اور علامتیں بھی بیان ہوئی ہیں۔ **"بہارِ شریعت"** میں احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں قیامت کی کئی علامات ذکر کی گئی ہیں، آیئے! ہم ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆علم اُٹھ جائے گا۔(یعنی علما اُٹھا لیے جائیں گے) ☆جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ (بامرِ مجبوری) جاہلوں کو مقتدا بنالیں گے، ☆پھر ان سے دِینی مسائل پوچھیں گے تو وہ بغیر علم فتوے دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوجائیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے۔[1] ☆جہالت کی کثرت ہوگی۔☆بدکاری اور شراب خوری عام ہوگی۔☆مَرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔[2] ☆مال کی کثرت ہوگی۔[3] ☆دِین پر قائم رہنا اتنا دُشوار ہوگا جیسے مُٹھی میں انگارا لینا۔[4] ☆وَقْت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مہینے کی طرح اور مہینا ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن ایسا ہوجائے گا جیسے

---

1 ... بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ۱/۵۴، حدیث:۱۰۰

2 ... بخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء، ۳/۴۷۲، حدیث: ۵۲۳۱

3 ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ...إلخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

4 ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ۷۳، ۴/۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی۔[1] ☆زکوٰۃ دینا (لوگوں پر ایسا مشکل ہو گا کہ اس کو) تاوان سمجھیں گے۔[2] ☆علمِ دین پڑھیں گے، مگر دِین کے لیے نہیں ☆مَرد اپنی عورت کا فرمانبردار ہو گا۔ ☆ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ ☆اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔ ☆مسجد میں لوگ چِلّائیں گے۔ ☆گانے باجے کی کثرت ہو گی۔ ☆اَگلوں پر لوگ لعنت کریں گے، ان کو بُرا کہیں گے۔[3] ☆ذَلیل لوگ جن کو تَن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے محلّات میں فخر کریں گے۔[4]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا، قیامت کی کچھ نشانیاں ایسی ہیں جو پوری ہو چکی ہیں جبکہ کچھ نشانیاں ایسی بھی ہیں جو پوری ہونا باقی ہیں۔

(1)نشانی چاند کا پھٹ جانا

ایک نشانی جو پوری ہو چکی ہے، اسے قرآنِ پاک میں بھی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیاہے، چنانچہ پارہ 27 سُورۂ قَمَر کی پہلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ① ترجَمۂ کنزُالایمان: پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند (پ۲۷، القمر: ۱)

تفسیر **صراطُ الْجِنَان** میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے کہ قیامت کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر

---

1 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی تقارب الزمن...إلخ، ۱۴۸/۴، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

2 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء في علامة ...إلخ، ۸۹/۴، حدیث: ۲۲۱۷

3 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة ...إلخ، ۹۰/۴، حدیث: ۲۲۱۸

4 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان...إلخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳ ملتقطا

ہو گئی کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزہ سے چاند دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا۔ چاند کا دو ٹکڑے ہونا جس کا اس آیت میں بیان ہے، یہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روشن معجزات میں سے ہے۔ (خازن، القمر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۲۱۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ چاند کا پھٹ جانا یہ قیامت کی علامت تھی، جبکہ کفار کے تقاضے پر تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بطورِ معجزہ چاند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے فرمادیئے تھے۔

(2)لونڈی اپنے مالک کو جنے گی

ہم نے قِیامت کی ایک نشانی یہ بھی سُنی کہ **لونڈی مالک کو جنے گی۔** علمائے کرام نے اس فرمانِ مصطفٰے کی مختلف وضاحتیں بیان کی ہیں۔ ہمارے معاشرے کے ماحول کے مطابق جو وضاحت ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اپنی حقیقی ماں کے ساتھ لونڈیوں (ملازمہ / خادمہ) جیسا سلوک کریں گے، ماں کو لونڈیوں کی طرح رکھیں گے، ماں کی نافرمانی و حق تلفی کریں گے، ماں کو تکلیف پہنچائیں گے اور حال یہ ہو جائے گا کہ اولاد اپنی ماں کے ساتھ آقا کی طرح برتاؤ کرے گی۔ (مقالاتِ شارحِ بخاری، باب اول ۱ /۱۵۶ ملخصًا) چنانچہ

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس فرمانِ عالی کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **(لونڈی مالک کو جنے گی)** یعنی اولاد نافرمان ہو گی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسے کوئی لونڈی سے (سلوک کرتا ہے) تو (اب مطلب یہی ہوا کہ) گویا ماں اپنے مالک کو جنے گی۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/۲۶)

معاشرے کی حالتِ زار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت منہ چڑاتی نظر آئے گی کہ ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے جو والدین بالخصوص ماں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتی ہے۔ آج ایک تعداد ہے کہ ماں پر شیر کی طرح دھاڑتی نظر آتی ہے ماں کے سامنے غُرّاتی نظر آتی ہے، بعض نادان تو مَعَاذَ اللہ ماں کو گالیاں دیتے ہیں، اور کچھ بدقسمت تو مارتے پیٹتے بھی ہیں، جیسا کہ آئے روز اخبارات وغیرہ میں خبریں لگتی ہیں۔

ماں قدرت کا انمول تحفہ

حالانکہ **"ماں"** تو قدرت کا انمول تحفہ (Gift) ہے۔ **"ماں"** کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، **"ماں"** کا فرمانبردار اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول، رَسُولِ مَقْبُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اگر زندگی بھر بھی ماں کی خدمت کی جائے تب بھی ماں کے احسانات کا بدلہ نہیں چکایا جاسکتا۔ کیونکہ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنے خُونِ جِگر سے اولاد کو پالتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنی اولاد کے آرام کی خاطر اپنا چین سُکون قربان کرتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** خود تو گرمی برداشت کرتی ہے مگر اولاد کو اس تکلیف سے بچانے کی کوشش کرتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اولاد کی خاطر سردیوں کی ٹھنڈی اور لمبی راتیں جاگ کر گزار دیتی ہے، ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنی خواہشات قربان کرکے اولاد کی خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنے منہ کا نوالہ بھی اولاد کے منہ میں دے کر خوش ہوتی ہے اور خود بھوکی سو جاتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اولاد کو گرم و نرم بستر پر لٹا کر خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** شوہر کی وفات کے بعد بھی اولاد کو دربدر بھٹکنے نہیں دیتی۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو**

قرض کی چکی میں پِس کر بھی اولاد کی فرمائشوں کو پورا کرتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اولاد کی تھوڑی سی تکلیف پر بھی تڑپ جاتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** برتن دھو کر لوگوں کے گھروں کی صفائیاں کرکے اپنی اولاد کا پیٹ پالتی نظر آتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** گھر گھر کے چکر لگا کر اپنی اولاد کا سُکھ تلاش کرتی نظر آتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** معذور اور لاچار اولاد تک کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** نافرمان اور بدکار اولاد کو بھی اپنے سایۂ شفقت اور ممتا کی ٹھنڈک سے محروم نہیں کرتی۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے** جس کے قدموں تلے جنت ہے۔ اَلْغَرَض! ماں ایک ایسی ہستی ہے جو ہو تو آنگن میں بہار آجاتی ہے اور جو نہ ہو تو تمام تر رونق کے باوجود گھر ویران لگتا ہے۔ لہٰذا ماں کی خدمت کیجئے، ماں کو راضی کیجئے، ماں کو کبھی تکلیف مت پہنچایئے، ماں کو کبھی دُکھی مت کیجئے، ماں سے کبھی جھگڑا مت کیجئے، ماں سے کبھی اُونچی آواز میں بات مت کیجئے۔ ماں کی قدر کیجئے۔ اور اگر ماں یا باپ یا ان میں سے ایک بھی ناراض ہے تو فوراً انہیں راضی کیجئے۔

یاد رکھئے! ماں جیسی بھی ہو، ماں ماں ہوتی ہے۔ ماں کے حقوق سے آزاد ہوجانا ممکن ہی نہیں ہے۔

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل......

ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کرکے چھ (6) مِیل (تقریباً 9.656 کلومیٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں، شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، ۱/۹۲، حدیث:۲۵۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے ہمیں یہ درس مل رہا ہے کہ والدین بالخصوص ماں کے ساتھ احسان و بھلائی والا سلوک کیا جائے اور ہمیشہ ان کی اطاعت بھی کی جائے۔ لیکن یادرہے کہ گناہ کے کاموں میں والدین کی بھی اطاعت نہیں کی جائے گی، مثلاً اگر وہ نماز پڑھنے سے منع کریں، داڑھی مُنڈوانے کا کہیں وغیرہ تو ان باتوں میں **والدین کی اطاعت نہیں** کی جائے گی۔ کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے: **لَاطَاعَةَ لِاَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ** یعنی اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، فرمانبرداری صرف نیک امور میں ہے۔ (بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد...الخ، ۴/۴۹۲، حدیث: ۷۲۵۷)

گناہ کے علاوہ ہر کام میں ان کی اطاعت کی جائے گی۔ منقول ہے کہ ایک شخص نے عَرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **ھُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ** یعنی وہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔ (ابن ماجه، کتاب الادب، باب برالوالدین، ۴/۱۸۶، رقم: ۳۶۶۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتے ہیں اور یقیناً سبھی چاہتے ہوں گے تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صُحبت** اِختیار کریں، جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کے سامنے اُف کرنے سے بھی بچنے کی ترغیب دی جاتی ہو۔ اِس پُرفتن دور میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **اِصلاحِ اُمّت کے جذبے** سے سرشار **نیکی کی دعوت** سے ایسے لاکھوں نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا ہے کہ جو اپنے والدین کے لیے تکلیف کا باعث بنے ہوئے تھے، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لیے راحت کا سامان بن گئے ہیں، ایک تعداد ایسی ہو گی جن کی شرارتوں

یابُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی **نیندیں** اُچاٹ ہوگئی ہوں گی مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوئی ہوگی۔

آیئے! ہم نیک بننے کا عظیم نُسخہ یعنی **مدنی انعامات** کا رسالہ حاصل کریں، **قافلوں کے مُسافر** بن جائیں، ہمیں پتہ چلے گا کہ ماں باپ کی دُعائیں کس طرح لی جاتی ہیں، **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے** میں نہ صرف خود شرکت کی سعادت حاصل کریں بلکہ اپنے دوست احباب کو بھی شرکت کروائیں، پھر پتہ چلے گا کہ ماں باپ کو کس طرح خوش کرکے ان کے **دِل کی دُعائیں** لی جاسکتی ہیں۔"**علاقائی دورے**" کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، ہم ہر وقت اپنے آپ کو **نیکی کے کاموں** کے لیے تیار رکھیں اور عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصّہ لیجئے اور اپنی قبْر و آخرت کو سَنْوارِیئے۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**صَدائے مدینہ**" بھی ہے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ رِسالہ بنام "**صَدائے مدینہ**" بھی مَنْظرِ عام پر آچکا ہے۔"**صَدائے مدینہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**صَدائے مدینہ**" کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کالازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(**Download**)اور پرنٹ آؤٹ(**Print Out**) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے،☆صدائے مدینہ کیا ہے ؟

☆صدائے مدینہ میں مسلمانوں کے لئے دعا☆صدائے مدینہ کے دنیوی فوائد،☆صدائے مدینہ کے چند نکات،☆گلی میں صدائے مدینہ لگانے کا طریقہ،☆صدائے مدینہ کی مدنی بہاریں وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُلِلّٰہ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِتَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆**"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔☆**"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔☆**"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صِحّت بھی اچھی ہوگی۔☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفٰے، سُنّتِ داوٗدی (یعنی حضرت سیدنا داوٗد علی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسلام کی سنت) اور سُنّتِ صَحابہ ہے، چنانچہ

اَمیرُ المؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفھوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صَدائے مدینہ کی بَرَکتیں

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مدینے شریف کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں کہ میں پابندی سے صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوتِ اِسْلامی کے قافِلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نماز مَسْجِد میں باجَماعت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقتہ نماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خُدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) نمازیں قضا کرنا!

اے عاشقانِ رسول! ہم **قیامت کی علامات** کے بارے میں سُن رہے تھے۔ معراج پہ جانے والے آقا، غیب بتانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کی ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ لوگ **نمازیں قضا کریں گے**۔ (التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب اذا فعلت ھذہ الامۃ...الخ، ص۵۹۷)

آج نمازیں قضا کرنے کے مناظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں، **افسوس صد افسوس!** آج ہمارے مُعاشرے میں صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دِن نمازیں قضا کردی جاتی ہیں۔ ایک

بہت بڑی تعداد ہے جو نمازیں قضا کر دیتی ہے اور انہیں اس کی کوئی پروا بھی نہیں ہوتی۔

بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتے اور اگر کوئی نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں "اب اِنْ شَآءَ اللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گا یا رمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا"یوں گویا کسی قِسم کی شرم وجِھجک کے بِغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ اس بات کا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ میں جُمعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گا۔یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دِل میں اللہ پاک کا خوف اور عِبادت کا ذَوق وشوق ہوتا ہے، وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی سے بچتا ہے۔

یادرکھئے!جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔اللہ پاک پارہ16،سُوْرَۂ مَرْیَم کی آیت نمبر59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۙ﴿۵۹﴾ (پ۱۶،مریم:۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں(ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

جہنم کی خوفناک وادی کا ہولناک کُنواں!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ آیتِ مُبارَکہ میں "غَیّ" کا تذکرہ ہے اور اِس سے مُراد جَہَنَّم کی ایک وادی ہے۔صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ

اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "غَیّ" جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے، اللہ پاک اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بدَستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:) ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾﴾ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷) (ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔) یہ کُنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۴۳۴، حصہ سوم) جبکہ حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن کی آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: نماز سے بھولنے کی چند صورتیں ہیں: کبھی نہ پڑھنا، **پابندی سے نہ پڑھنا،** صحیح وقت پر نہ پڑھنا، نماز صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، کَسَل و سُستی، بے پرواہی سے پڑھنا۔ (نورُ العرفان ص ۹۵۸)

نماز کی برکات

اے عاشقانِ رسول! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ ہم نے سنا کہ **نمازیں قضا کرنا** بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کیجئے اور زور سے اِظہار کیجئے کہ آج کے بعد میری کوئی **نماز قضا نہیں ہوگی**، اِنْ شَآءَ اللہ۔

پیارے اسلامی بھائیو! نماز ایک بہت ہی عَظِیْم عِبادَت ہے، نماز جنَّت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز مومن کے لئے بہترین عمل ہے، نماز نُور ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے، دو رَکعت نماز دُنیا و مَافِیْھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس) سے بہتر ہے، نماز اللہ پاک کا پسندیدہ عمل ہے، نماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا

اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخل کیا جائے گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، نَماز گُناہوں کے مَیل کچیل کو دھو دیتی ہے، ایک نَماز پچھلی نَماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹا دیتی ہے، نَمازی جنَّت میں داخِل ہو گا، نَمازی کے لئے مَعْصوم فِرِشتے **اللہ** پاک کی بارگاہ میں مَغْفِرت کی سِفارش کرتے ہیں، نمازی، **اللہ** پاک کی اَمان یعنی حِفاظَت میں رہتا ہے، نَماز، نَمازی کے لئے دُعائے حِفاظَت کرتی ہے، نَمازی کامل مومن ہے، نَمازی کو پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا، نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

دیدارِ حَق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز

دربارِ مُصطفےٰ میں تمہیں لے کے جائے گی ۔۔۔ خالق سے بَخْشوائے گی اے بھائیو! نماز

عزّت کے ساتھ نُوری لِباس اچّھے زیورات ۔۔۔ سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بھائیو! نَماز

جنَّت میں نَرْم نَرْم بچھونوں کے تَخْت پر ۔۔۔ آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز

خِدْمت تمہاری کریں گی حُوریں اَدَب کے ساتھ ۔۔۔ رُتبہ بہت بڑھائے گی اے بھائیو! نماز

کوثر کے سَلْسَبِیْل کے شربَت پِلائے گی ۔۔۔ میوے تمہیں کِھلائے گی اے بھائیو! نماز

سب عِطْر و پُھول ہوں گے نچھاور پسینے پر ۔۔۔ خُوشبو میں جب بَسائے گی اے بھائیو! نماز

رَحْمت کے شامیانوں میں خُوشبو کے ساتھ ساتھ ۔۔۔ ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز

باغِ بہشت روضہ ٔ رِضْواں بہارِ خُلد ۔۔۔ سب کچھ تُمہیں دِکھائے گی اے بھائیو! نماز

پڑھتے رہو نماز کہ دونوں جہان میں ۔۔۔ سب کچھ تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز

فاقے سے مُفْلسی سے جہنّم کی آگ سے ۔۔۔ سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز

پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت ۔۔۔ محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز

بات اعظمی کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کچھ علاماتِ قیامت اور ہمارا معاشرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سُن رہے ہیں، حضرت حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، غیب کا علم جاننے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قُربِ قِیامت کی علامات میں سے یہ کام ہیں۔ (۱)لوگ قطعِ رحمی کریں گے۔ (۲) گناہوں کی کثرت ہوگی۔(۳) قرآنِ مجید کو(سونے چاندی سے)مُزَیَّن کیا جائے گا۔ (۴) مرد عورتوں کی اور(۵)عورتیں مردوں کی مُشابہت اختیار کریں گی۔ (۶) آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے گا اور دوست و احباب سے بھلائی کرے گا۔ (۷) گانے والیوں اور (۸) آلاتِ مَوسیقی کا رِواج عام ہو جائے گا۔ تو اُس وَقْت سُرخ آندھی، زمین میں دَھنس جانے، شکلیں تبدیل ہونے اور دوسرے عذابوں کے آنے سے ڈرتے رہنا۔(حلیۃ الاولیاء،۳/۴۱۰،رقم۴۴۴۸ملتقطاً)

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ان میں سے کون سا ایسا کام ہے جو آج ہمارے زمانے میں عام نہیں ہے، **قطعِ رحمی کرنا**(یعنی رشتہ داروں سے تعلق توڑ دینا) قیامت کی علامات میں سے بتایا گیا ہے، آج گھروں اور خاندانوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں اور پھر یہی جھگڑے بڑھ کر قطعِ رحمی(یعنی رشتہ داروں سے تعلق توڑ دینے) کی صُورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور خاندان کے افراد کئی کئی سالوں تک ایک دوسرے کا منہ بھی نہیں دیکھتے۔ **گناہوں کی کثرت** کو بھی قیامت کی علامات میں سے بیان کیا گیا ہے، آج ہم اپنے معاشرے میں دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ کون سا گناہ ہے جو ہمارے

معاشرے میں نہیں پایا جارہا۔ تنہائی ہو یا محفل، گھر ہو یا بازار، شہر میں ہوں یا گاؤں میں ہر جگہ گناہوں کی بھرمار ہے۔ بلکہ اب تو گناہوں کی ایسی زیادتی ہے کہ خود کو گناہوں سے بچانا مشکل ترین کام ہو گیا ہے۔ **قُرآنِ پاک کو مُزیّن و آراستہ کیا جانا** بھی قیامت کی علامتوں میں سے بیان ہوا ہے، آج قُرآنِ پاک کے غلاف کو، اس کے رحل کو، اس کی بائینڈنگ (یعنی اُوپری جِلد) اور اوراق کو تو بہت سجایا جاتا ہے مگر اپنے کردار کو قرآنی اخلاق سے آراستہ کرنے والے کم ہوتے جارہے ہیں، آج قُرآنِ پاک جہاں رکھا جائے اس جگہ کی بھی سجاوٹ کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن دل، دماغ، فکر اور سوچ بھی قرآنِ پاک کی تعلیمات سے سج جائے اس کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ **مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا** بھی قیامت کی نشانی ہے، غور کیجئے! آج کون سا ایسا شعبہ اور کون سا ایسا کام ہے جس میں عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کی نقالی نہیں کر رہے۔ افسوس! آج تو جس کام میں عورتوں کی زیادہ تعداد شریک ہو، اسے ہی ترقّی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے۔ بال کٹوانے، کپڑے پہننے، بازاروں میں گھومنے، گاڑیاں چلانے، خَرِید و فَروخت کے شُعبہ جات، کھیلوں کے میدان، اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں عورتیں مردوں کی نقل کرتی ہوئی نظر نہیں آتیں، اسی طرح آج مردوں میں دیکھیں تو کنگن پہننے، عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنے، عورتوں کی طرح ناک اور کانوں میں زیورات پہننے، سر پر ہئیر بینڈ (Hair Band) لگانے، ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی سے رنگنے سمیت اور کئی کاموں کا رواج بھی بڑھتا دکھائی دیتا ہے، حالانکہ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قیامت کی علامات میں شمار کیا ہے اور اس سے منع بھی فرمایا ہے۔ اِسی طرح قِیامت کی ایک نشانی یہ بھی بیان کی گئی کہ **آدمی اپنے والد کی نافرمانی اور دوست احباب سے بھلائی کرے گا**، اس کے نظارے بھی ہر سُو عام ہیں، بعض لوگوں کا رویّہ اپنے سگے باپ سے بہت سخت ہوتا ہے مگر اپنے دوستوں کے آگے بچھے چلے جاتے

ہیں، بعض لوگوں کو اپنے سگے والد سے حُسنِ سلوک (یعنی اچھا سلوک کرنے) کی توفیق نہیں ملتی، مگر اپنے دوستوں کے ساتھ آئے دن پارٹیاں اور دعوتیں چل رہی ہوتی ہیں، بعض لوگ اپنے والد کی اتنی نہیں مانتے جتنی اپنے دوستوں کی مانتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایسے نظارے بھی دیکھنے میں آتے ہیں جب والد اپنی اولاد کے دوستوں سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ آپ ہی میرے بیٹے کو سمجھائیں، آپ ہی میرے بیٹے کو بتائیں! میری تو وہ سنتا نہیں ہے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ **گانے والیوں اور آلاتِ موسیقی کی کثرت ہوگی**، اس بارے میں بھی معاشرے کی صورتحال ہمارے سامنے ہے۔ میوزک اور گانے باجے کا سیلاب مسلمانوں کو بہائے لے جارہا ہے، پہلے تو سینما گھروں کی شکل میں مخصوص جگہیں ہوتی تھیں جہاں **مَعَاذَ اللہ** گانے، فلمیں اور میوزک کا سلسلہ ہوتا تھا۔ مگر اب تو ہر جگہ گانے اور میوزک کی بھرمار ہے۔ موبائل میں گانے اور میوزک، ٹی وی میں گانے اور میوزک، بازاروں میں گانے اور میوزک، ہوٹلوں میں گانے اور میوزک، کھلونوں میں گانے اور میوزک، بچوں کے جوتوں میں گانے اور میوزک، گھروں میں گانے اور میوزک، سکولز میں گانے اور میوزک، کالجز میں گانے اور میوزک، بسوں میں گانے اور میوزک، کاروں میں گانے اور میوزک، جہازوں میں گانے اور میوزک، ٹرینوں میں گانے اور میوزک! اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں گانے اور میوزک کا سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ اب تو **مَعَاذَ اللہ** نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مسجدوں میں موبائلز کی دھنیں بجتی ہیں بیل (Bell) آتی ہے تو مسجد میں بھی گانے اور میوزک کی آوازیں گونجنے لگتی ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی تیاری کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا۔ یقیناً ہمارا ایمان ہے کہ قیامت نے ایک نہ ایک دن ضرور آنا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اعمال اور احوال میں ایسی تبدیلی لائیں جو ہمیں قیامت کی ہولناکیوں سے بچا سکے۔

حَضْرتِ امام غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ اِرْشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ مَحفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ کریم بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے مَحْفُوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عَورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سُنتے وقت دِل نَرم ہو جائے، پھر تُم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہو جاؤ۔ اِس حالَت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جِس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تُمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ کریم کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عِبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت۔۔۔الخ، ۵/۲۸۶۔۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس سوشل میڈیا (دعوتِ اسلامی) کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! میڈیا کے اس دور میں ٹیکنالوجی اپنے عروج کو چُھو رہی ہے۔ خاص طور پر انٹرنیٹ کی ایجاد کے بعد سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے دُنیا بھر میں کہیں بھی روابط کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ فیس بک (Facebook)، انسٹا گرام (Instragram)، واٹس

ایپ(Whatsapp)، ٹوئٹر (Twitter)اور اس طرح کی دیگر ویب سائٹس (Websites)نے دنیا بھر میں اپنے کروڑوں صارفین بنائے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق اس وقت صرف پاکستان میں کم و بیش 50 ملین (یعنی پانچ کروڑ)سے زیادہ سوشل میڈیا اکاؤنٹس موجود ہیں۔ ان افراد تک قرآن و سنت کا پیغام پہنچانے کے لیے دعوتِ اسلامی نے ایک مجلس بنام **"مجلس سوشل میڈیا"** قائم کی ہے۔عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلس سوشل میڈیا"** اس وقت جن ویب سائٹس پر کام کر رہی ہے،ان میں یوٹیوب (YouTube) ، فیس بک ، ٹوئٹر ،انسٹا گرام ، ٹیلی گرام(Telegram) اور واٹس ایپ(Whatsapp) شامل ہیں۔

فیس بک(Facebook)پر**10 پیجز**(Pages)پر کام کیا جارہا ہے،جن میں دعوتِ اسلامی،مولانا الیاس قادری،مولانا عبید رضا،حاجی عمران عطاری،حاجی شاہد عطاری،دارالافتاء اہلسنت،مدنی نیوز،مدنی چینل، مدنی چینل لائیو اور 30 سیکنڈ اَور لیس(**Thirty seconds or less**)شامل ہیں،جن سب پر ملنے والے لائیک کی کل تعداد کروڑوں میں ہے۔

یوٹیوب(YouTube)پر بھی**10 چینلز** پر کام جاری ہے۔جن میں مدنی چینل(Madani Channel)، مولانا الیاس قادری(Maulana Ilyas Qadri)، اسلام فور کڈز(Islam for kids)، مولانا عبید رضا عطاری (Maulana Ubaid Raza Attari)، مولانا عمران عطاری (Maulana Imran Attari)،عبدالحبیب عطاری (AbdulHabibAttari)،مدنی چینل اردو لائیو (Madani Channel Urdu Live)، مدنی چینل انگلش (Madani Channel English)، مدنی چینل انگلش لائیو(Madani Channel English Live) اور نعت پروڈکشن(Naat Production)شامل ہیں۔ ان تمام پیجز کے صارفین (Subscribers) کی تعداد مل کر تقریباً1.7 ملین تک پہنچتی ہے۔

اگر آپ بھی سوشل میڈیا یوزر ہیں تو ان پیجز (Pages) اور چینلز (Channels) کو لائیک (Like) اور سبسکرائب (Subscribe) کیجئے، ان کا کونٹینٹ (Content) خوب شیئر کیجئے اور قرآن و سنت کے پیغام کو دنیا بھر میں پہنچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے ہر شعبے کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے لباس پہننے کے متعلق مَدَنی پھول سنئے۔

فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: ☆جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (مُعْجَم اَوْسَط، ۲/ ۵۹حدیث ۲۵۰۴) مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے

گا کہ جنات اس(یعنی شرمگاہ)کو دیکھ نہ سکیں گے۔(مراٰۃ المناجیح، ۱ / ۲۶۸) ☆جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ**۔تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔(شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۱۸۱ ،حدیث ۶۲۸۵) ☆جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع(یعنی عاجِزی)کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔(ابوداؤد ۴/۳۲۶ حدیث: ۴۷۷۸) ☆خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔(کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص ۳۶)☆لباس حلال کمائی سے ہو جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو،اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قبول نہیں ہوتی(ایضاً ص ۴۱) ☆پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے(کہ سنت ہے)مَثَلًا جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں(ایضاً ۴۳)☆اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب(کُرتا یا پاجامہ)اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس(اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہارِ شریعت" جلد3 صَفْحَہ 409پر ہے:سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَورَوں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔(رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹)☆سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔(مراٰۃ المناجیح،۶/۹۴)مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔☆ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب،"بہارِ شریعت"جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک "عورَت" ہے،یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔☆**تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے اور **تکبُّر** ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی

حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔ (بہارِ شریعت ۳/۴۰۹، رَدُّ الْمُحتار ۹/۵۷۹) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جنت میں وہ نہ جاوے گا جس کے دل میں ذرّہ برابر غرور ہو تو ایک شخص نے عرض کیا کہ کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، اس کا جُوتا اچھا ہو؟ فرمایا کہ اللہ پاک جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، جبکہ غرور حق کو جھٹلانا لوگوں کو ذلیل سمجھنا ہے۔ (مسلم، کتاب الأیمان، باب تحریم الکبر و بیانه، ص ٦٠، حدیث: ١٤٧)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ہدیۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سُنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٦٦٩)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ ہفتہ وار اجتماع کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ اگلے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کا موضوع ہوگا **"اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول"** 25 صفر المظفر کو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت،

پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدّدِ دین وملت، باعثِ خیر وبرکت، امامِ عشق ومحبت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کا عُرس منایا جاتا ہے، اسی مناسبت سے آئندہ ہفتے کے بیان میں ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے نعتیہ کلام کے بارے میں سنیں گے نیز حدائقِ بخشش کے چند اشعار اور ان کی مختصر وضاحت بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [(1)]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

---

1 ...افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بُزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور، آمنہ کے دلبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

4...تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵